مساجد میں چند عام منکرات
تالیف
فضیلۃ الشیخ
ربیع بن ہادی بن عمیر المدخلی
حفظہ اللہ تعالیٰ
نظر ثانی
فضیلۃ الشیخ
ابو معاذ محمد حنیف عبد الکریم
حفظہ اللہ تعالیٰ
مترجم
فضیلۃ الشیخ
عارف بن مشتاق احمد
حفظہ اللہ تعالیٰ
دار ابن الصلاح شہدادپور
دار ابن الصلاح للنشر والتوزیع شہدادپور

مساجد میں چند عام منکرات
تالیف
فضیلۃ الشیخ
ربیع بن ہادی بن عمیر المدخلی
حفظہ اللہ تعالی
نظر ثانی
فضیلۃ الشیخ
ابو معاذ محمد حنیف عبد الکریم
حفظہ اللہ تعالی
مترجم
فضیلۃ الشیخ
عارف بن مشتاق احمد
حفظہ اللہ تعالی
دار الاصلاح للنشر والتوزیع

کتاب :...... مساجد میں چند عام منکرات

تالیف :...... فضیلۃ الشیخ ربیع بن ہادی بن عمیر المدخلی

مترجم : ...... عارف بن مشتاق احمد

ناشر : ...... دار ابن الصلاح للنشر والتوزیع شہدادپور سندھ

ہماری مطبوعات کے حصول کے لئے رابطہ فرمائیں۔

سندھ :

| | |
|---|---|
| حافظ عبدالعزیز آرائیں (شہدادپور) 03322040765 | حافظ نعیم الدین (شہدادپور) 03322460391 |
| حافظ اکرام الحق آرائیں (ٹنڈو آدم) 03003000779 | عادل بلوچ (ٹنڈو آدم) 03013620107 |
| ادریس آرائیں (حیدرآباد) 03083390050 | انور سرور (کراچی) 03216752141 |
| عارف محمدی (پڈعیدن) 03088231729 | مولانا شفیق الرحمن ساجد (بھریا روڈ) 03003301326 |
| مولانا خلیل الرحمن بصری (بھریا روڈ) 03013637328 | قاری شکیل احمد (نوشہرو فیروز) 03041302331 |
| منظور (نوشہرو فیروز) 03003238227 | نعیم الحق (خانواہن) 03013517095 |
| عبداللہ مقصود (دریا خان مری) 03083103334 | مولانا آصف آرائیں (دربیلو) 03043999359 |
| حافظ سلیمان (خیرپور) 03033999335 | حسن رضا (محراب پور) 03022336380 |
| کنول کوسو (منجھند) 03012163242 | ڈاکٹر محمد ایوب (نوابشاہ) 03013817145 |

پنجاب :

| | |
|---|---|
| مولانا آصف بھٹی (لاہور) 03012720837 | ابو سفیان (واہ کینٹ) 03003353452 |
| قاری محمد (واہ کینٹ) 03065722625 | طاہر بخاری (جہلم) 03335828252 |
| چوہدری جاوید مہر (اوچ) 03365861958 | عبدالستار (گوجرانوالہ) 03073849951 |
| قاری ثناءاللہ (گوجرانوالہ) 03012267374 | مولانا محمد سلیم (منڈی بہاؤالدین) 03452532891 |
| قاری شعیب گیلانی (منڈی بہاؤالدین) 03421351728 | شہزاد مجید (ملتان) 03041533465 |
| نوید (صادق آباد) 03083476835 | |

خیبر پختونخواہ:

| | |
|---|---|
| ابو عامر اصغر علی (ایبٹ آباد) 03068126051 | قاری حذیفہ (مانسہرہ) 03135534087 |
| سعد (تخت پور) 03165443617 | قاری عطاء الرحمن (صوابی) 03059207284 |

## عرض ناشر

مساجد روئے زمین کا سب سے پاکیزہ، متبرک، مقدس اور صاف ستھرا حصہ ہیں اور یہ روز اول سے رشد وہدایت اور اسلام کی تبلیغ واشاعت کا مرکز رہی ہیں۔ افسوس ہے کہ مسلمانوں کے ملی و علمی انحطاط سے مساجد بھی متاثر ہوئی ہیں اور اپنے شرعی مقصد اور روح سے خالی ہوتی جارہی ہیں، بدعات، خرافات اور منکرات مساجد میں داخل ہوتی جارہی ہیں۔ایسی ہی دو سنگین منکرات (کفار سے مشابہت، اسبالِ ازار) کی طرف عرب کے معروف عالمِ دین فضیلۃ الشیخ ربیع بن ہادی بن عمیر المدخلی حفظہ اللہ ورعاہ نے اس اہم موضوع پر مختصر رسالہ بنام (بعض المنکرات المتفشیۃ فی المساجد والمجتمعات) ترتیب دیا ہے جس کو اردو قالب میں ہمارے محترم فاضل نوجوان برادرم محمد عارف بن مشتاق احمد حفظہ اللہ نے ڈھالا ہے۔انتہائی مشکور ہوں اپنے مربی و مشفق استاذ فضیلۃ الشیخ ابو معاذ محمد حنیف عبدالکریم حفظہ اللہ (عنیزہ، قصیم) کا جنہوں نے اپنے قیمتی وقت میں سے کچھ وقت نکال کر نظرِ ثانی کے فرائض انجام دیئے ہیں۔

کمپوزنگ وڈیزائننگ کے فرائض ابو عامر اصغر علی مغل (ایبٹ آباد) نے سرانجام دیئے۔

ایک عرصہ سے سینے میں یہ آرزو سمائی ہوئی تھی کہ کتاب
وسنت کی اشاعت کے لئے ایسا ادارہ قائم کیا جائے جو منہج سلف صالحین کا عین
ترجمان ہو۔ میرے اس ارادے کی تکمیل دار ابن الصلاح للنشر والتوزیع شہداد
پور کی صورت میں ہوئی۔ والحمد للہ علی ذالک

امید ہے کہ احباب اس کی اشاعت وتوزیع میں بالخصوص مساجد کے ائمہ
ومتولیان بڑھ چڑھ کر حصہ لیں گے اور مخیّر احباب اسکو خرید کر تقسیم کریں گے۔

آخر میں دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کتاب کو عوام الناس کے لئے نافع بنائے۔ نیز
مصنف، مترجم ومعاونین خصوصاً والدین کریمین واہل وعیال اور اساتذہ کرام
کے لئے صدقہ جاریہ بنائے۔ (آمین یارب العالمین)

اخوکم فی اللہ
محمد سلیمان بن صلاح الدین محمدی
دار ابن الصلاح للنشر والتوزیع شہداد پور سندھ
03003353452

# عرض مترجم

محترم شیخ ربیع بن ہادی بن عمیر المدخلی حفظہ اللہ تعالیٰ کا رسالہ (بعض المنکرات المتفشیۃ فی المساجد والمجتمعات) مختصر ہونے کے باوجود نہایت مفید ہے جس میں قرآن وسنت کے دلائل سے غلطیوں کی اصلاح کی کوشش کی گئ ہے۔ میں اپنے استاذ فضیلۃ الشیخ محمد سلیمان بن صلاح الدین محمدی کا انتہائی مشکور ہوں جنہوں نے اس رسالے کو مزید خوبصورت بنانے کے لئے نظرِ ثانی اور اشاعت کے مراحل میں میرے ساتھ مکمل تعاون کیا ہے۔ میں نے بحمد اللہ اس کا آسان اردو ترجمہ کر دیا ہے تاکہ اسے پڑھنے اور سمجھنے میں آسانی ہو۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اس مختصر سی کاوش کو شرفِ قبولیت سے نوازتے ہوئے میرے، والدین اور اہل وعیال کے لئے درجات کی بلندی وجنت میں داخلے کا سبب بنائے اور ہمیں صراط مستقیم پر گامزن رکھے۔ (آمین یارب العالمین)

محمد عارف بن مشتاق احمد

امام وخطیب جامع مسجد عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ (پڑ عیدن سندھ)

03059288090-03088231729

## مقدمہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

**الحمد لله حمداً طيباً مباركاً كما يحب ربنا ويرضى، وأشهد أن لا إله إلا الله شعار ودثار ولواء أهل التقوى، وأشهد أن سيدنا ونبينا محمداً عبده ورسوله، صلى الله عليه وعلى آله وأصحابه، وعلى سائر من اقتفى أثره واتبع منهجه بإحسان إلى يوم الدين.**

اما بعد:

اللہ رب العالمین کے نزدیک کائنات کی محبوب، پسندیدہ ترین جگہیں مساجد ہیں جن کو بیت اللہ کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے اور یہ تمام انبیاء کرام علیہم الصلاۃ والسلام کی بھی پسندیدہ ترین جگہیں تھیں جن کی تعمیر وآبادکاری کے بارے میں خود اللہ رب العالمین نے حکم دیا ہے، اور انبیاء کرام علیہم الصلاۃ والسلام نے بھی تعمیر وآبادکاری کی بھرپور کوشش اور ترغیب دی ہے۔ کائنات میں یہ ایسے مقامات ہیں جن میں عام مسلمان بھی گناہ کرنے کا تصور نہیں کر سکتا، لیکن افسوس ہے کہ آج امتِ مسلمہ کئی ایسے امور کا ارتکاب مساجد میں کرتی ہے اور وہ ان کو گناہ ہی تصور نہیں کرتی۔

عربی زبان میں منکر ہر اُس کام کو کہا جاتا ہے جس سے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ نے منع کیا ہو یا جن اعمال کے ارتکاب پر جہنم کی وعید مذکور ہو یا جو کام شریعتِ اسلامیہ میں موجود ہی نہ ہو یا تمام معاصی اور اعمالِ رزائل یہ تمام چیزیں منکر کی تعریف میں داخل ہیں، اگر ہم منکر کی تعریف کو مدِ نظر رکھتے ہوئے اپنی مساجد کا جائزہ لیں تو ہمیں بہت سے ایسے معاملات دکھائی دیں گے جو سراسر منکر ہیں لیکن ہم ان کو منکرات میں شمار ہی نہیں کرتے، کچھ ایسے اعمال بھی ہماری مساجد میں داخل ہو گئے ہیں جو کہ مساجد کی اصل روح کے ہی منافی ہیں۔ جیسا کہ شرکیہ عبارات و معاملات وبدعی امور اور تقربِ الٰہی کے لئے کیے جانے والے عجیب و غریب اعمال سرانجام دیئے جاتے ہیں جن کو شریعتِ اسلامیہ نے عام حالات میں بھی حرام قرار دیا ہوا ہے۔ تفصیل کا طالب اصلاح المساجد نامی کتاب کا مطالعہ کرے۔

چند غیر شرعی امور جو ہماری اکثر مساجد میں پائے جاتے ہیں۔ مثلاً: گمشدہ چیزوں کا اعلان، خرید وفروخت کے معاملات، مساجد کو گزرگاہ بنانا، بلند آواز سے گفتگو کرنا، کسی کو ایذا پہنچانا وغیرہ عام ہیں۔

علماء کرام اور حکمران طبقہ پر واجب ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی اتباع کرتے ہوئے اللہ کے ان گھروں کو ایسی خرافات و آلائشوں و منکرات سے اس طرح پاک وصاف کریں جیسا کہ فتح مکہ کے موقع پر بیت اللہ میں موجود 360 بتوں کو خود رسول اللہ ﷺ نے اپنے ہاتھوں سے گراتے ہوئے اس آیت کو تلاوت بھی کیا کہ جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ إِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوقًا اور ہمیشہ کے لئے بیت اللہ کو شرکیہ آلائشوں سے پاک کر دیا۔اور عوام الناس میں مساجد کے مقام، مرتبہ اور مقاصد کو واضح پیش کریں۔ تاکہ اصلاح ہو سکے۔

زیر نظر مختصر رسالہ میں مولف نے ان غلطیوں کی نشاندہی کی ہے جو عرب کی مساجد میں عموماً پائی گئی ہیں۔ لیکن پاک و ہند میں ان غلطیوں کے ساتھ ساتھ بہت زیادہ غیر شرعی امور بھی مساجد میں پائے جاتے ہیں جن کی طرف راقم نے اشارۃً نشاندہی کر دی ہے۔امید ہے کہ یہ رسالہ قارئین کے لئے فائدہ مند ثابت ہو گا۔ ان شاء اللہ تعالیٰ

العبد الفقیر الی رحمۃ ربہ القدیر

محمد سلیمان بن صلاح الدین محمدی

## مختصر حالاتِ مؤلف

ربیع بن ہادی بن عمیر المدخلی 1932 میں سعودی عرب کے قصبہ جرادیہ میں پیدا ہوئے۔ 1961 میں سیکنڈری تعلیم سے فارغ ہو کر سعودی عرب کے دارالحکومت ریاض میں واقع جامعۃالامام محمد بن سعود کے کلیۃالشریعہ میں داخل ہوئے کچھ عرصہ یہاں گزرا اسی اثناء میں جامعہ اسلامیہ مدینہ منورہ کا قیام عمل میں آیا تو مدینہ منورہ منتقل ہو گئے اور جامعہ اسلامیہ کے کلیہ الشریعہ میں داخلہ لیا وہاں آپ نے شیخ ابن باز، البانی رحمہما اللہ، عبدالمحسن العباد، امین شنقیطی، صالح العراقی اور عبدالغفار حسن الہندی وغیرہ سے شرفِ تلمذ حاصل کیا، چار سال یہاں تعلیم حاصل کی اور 1964 میں جامعہ سے فراغت حاصل کی۔ فراغت کے بعد وہیں تدریسی خدمات انجام دیں، اس کے بعد جامعہ میں اپنی اعلیٰ تعلیم کا آغاز کیا، 1977 میں جامعہ ملک عبدالعزیز سے بین الامامین مسلم والدارقطنی کے موضوع پر ایم اے کی ڈگری حاصل کی، 1980 میں امام ابن حجر العسقلانی کی کتاب النکت علی کتاب ابن الصلاح پر تحقیق کر کے ڈاکٹریٹ کی ڈگری حاصل کی، اس کے بعد کلیۃالحدیث الشریف میں بطور مدرس اور صدر کے عہدے پر فائز رہے۔

## مؤلفات

1. بين الإمامين مسلم والدار قطني
2. تحقيق النكت على كتاب ابن الصلاح
3. تحقيق كتاب المدخل إلى الصحيح للحاكم
4. تحقيق كتاب التوسل والوسيلة» للإمام ابن تيمية
5. منهج الأنبياء في الدعوة إلى الله فيه الحكمة والعقل .
6. منهج أهل السنة في نقد الرجال و الكتب و الطوائف .
7. «تقسيم الحديث إلى صحيح وحسن وضعيف بين واقع المحدثين ومغالطات المتعصبين» رد على عبد الفتاح أبو غدة ومحمد عوامه.
8. كشف موقف الغزالي من السنة وأهلها.
9. صد عدوان الملحدين وحكم الاستعانة بغير المسلمين.
10. مكانة أهل الحديث .
11. منهج الإمام مسلم في ترتيب صحيحه .
12. أهل الحديث هم الطائفة المنصورة الناجية. حوار مع سلمان العودة..
13. مذكرة في الحديث النبوي .
14. أضواء إسلامية على عقيدة سيد قطب وفكره.
15. مطاعن سيد قطب في أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم .
16. العواصم مما في كتب سيد قطب من القواصم .
17. «الحد الفاصل بين الحق والباطل» حوار مع بكر أبو زيد .

18. مجازفات الحداد .

19. المحجة البيضاء في حماية السنة الغراء .

20. «جماعة واحدة لا جماعات و صراط واحد لا عشرات» حوار مع عبد الرحمن عبد الخالق .

21. النصر العزيز على الرد الوجيز .

22. التعصب الذميم وآثاره

23. بيان فساد المعيار

24. التنكيل بما في توضيح المليباري من الأباطيل .

25. دحض أباطيل موسى الدويش .

26. إزهاق أباطيل عبد اللطيف باشميل .

27. انقضاض الشهب السلفية على أوكار عدنان الخلفية .

28. النصيحة هي المسؤولية المشتركة في العمل الدعوي

29. الكتاب والسنة أثرهما ومكانتهما والضرورة إليهما في إقامة التعليم في مدارسنا

30. حكم الإسلام في من سبّ رسول الله أو طعن في شمول رسالته

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو نہایت مہربان اور رحم کرنے والا ہے. تمام تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں اور درود وسلام اللہ کے رسول ﷺ پر، آپ ﷺ کی آل اور صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین اور ہر اُس شخص پر جو آپ ﷺ کی ہدایت کی پیروی کرے۔

امابعد:

بے شک اللہ تعالیٰ نے مؤمنوں کو نیکی کا حکم دینے اور برائی سے روکنے کا حکم دیا ہے۔

فرمان الٰہی ہے: "وَلْتَكُن مِّنكُمْ أُمَّةٌ يَدْعُونَ إِلَى الْخَيْرِ وَيَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنكَرِ وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ" (سورہ آل عمران 104) ترجمہ "چاہیے کہ ہو تم میں سے ایک جماعت جو بھلائی کی طرف بلائے اور نیکی کا حکم دے اور برائی سے منع کرے یہی لوگ ہی کامیاب ہیں۔"

اور اللہ نے امتِ محمدیہ ﷺ کی بہت تعریف کی ہے اور اِس امت کو اللہ تعالیٰ کے اس فرمان سے خصوصیت حاصل ہے۔ "كُنتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنكَرِ وَتُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ" (سورہ آل عمران 110) ترجمہ "تم بہترین امت ہو جسے لوگوں کے لئے نکالا گیا ہے تم

نیکی کا حکم کرتے ہو اور برائی سے روکتے ہو اور اللہ پر ایمان رکھتے ہو۔" اگر امتِ محمدیہ ﷺ واجب حکم (نیکی کا حکم دینا اور برائی سے منع کرنا) کے ساتھ کھڑی رہی تو اسے یہ فضیلت حاصل رہے گی۔ پس جب اس حکم کو امت نے چھوڑ دیا تو ڈر ہے کہ کہیں اُس پر اللہ تعالیٰ کا یہ قول صادق نہ آجائے جو یہودیوں کے متعلق ہے کہ "**كَانُوا لَا يَتَنَاهَوْنَ عَنْ مُنْكَرٍ فَعَلُوهُ لَبِئْسَ مَا كَانُوا يَفْعَلُونَ**" (**سورہ المائدہ 79**) " وہ ایک دوسرے کو کسی برائی سے جو انھوں نے کی ہوتی روکتے نہ تھے بے شک برا ہے جو وہ کیا کرتے تھے۔" اور رسول اللہ ﷺ نے بھی ارشاد فرمایا کہ "**مَنْ رَأَى مِنْكُمْ مُنْكَرًا فَلْيُغَيِّرْهُ بِيَدِهِ، فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَبِلِسَانِهِ، فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَبِقَلْبِهِ، وَذَلِكَ أَضْعَفُ الْإِيمَانِ**" ترجمہ "جو شخص تم میں سے کسی برائی کو دیکھے تو اسے چاہیے کہ ہاتھ سے روکے، اگر ہاتھ سے روکنے کی طاقت نہیں تو زبان سے روکے، اگر زبان سے بھی روکنے کی طاقت نہیں تو اُسے دل میں ہی بُرا جانے، اور یہ کمزور ترین ایمان کی نشانی ہے۔" اور ایک روایت میں ہے کہ "**وَلَيْسَ وَرَاءَ ذَلِكَ مِنَ الْإِيمَانِ حَبَّةُ خَرْدَلٍ**" ترجمہ "اس کے علاوہ رائی کے دانے جتنا بھی ایمان نہیں۔" اس حدیث کو امام مسلم رحمہ اللہ نے کتاب الایمان حدیث نمبر (49) میں نقل کیا ہے۔ اسی حدیث کو امام احمد، نسائی اور ترمذی رحمھم اللہ نے بھی روایت کیا ہے۔

اور سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

" وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، لَتَأْمُرُنَّ بِالْمَعْرُوفِ، وَلَتَنْهَوُنَّ عَنِ الْمُنْكَرِ، أَوْ لَيُوشِكَنَّ اللهُ أَنْ يَبْعَثَ عَلَيْكُمْ عِقَابًا مِنْ عِنْدِهِ، ثُمَّ لَتَدْعُنَّهُ فَلَا يَسْتَجِيبُ لَكُمْ" ترجمہ "اُس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے تم ضرور بالضرور نیکی کا حکم دو اور برائی سے روکو۔ وگرنہ قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنی جناب سے تم پر عذاب بھیج دے پھر تم دعائیں بھی کروگے تو قبول نہ ہوں گی۔" اس حدیث کو امام احمد رحمہ اللہ نے اپنی مسند (ج 388/5) میں اور امام ترمذی رحمہ اللہ نے اپنی سنن میں (حدیث نمبر 2169) میں درج کرکے حسن کہا ہے، اور امام البانی رحمہ اللہ نے مشکاۃ کی (حدیث نمبر 5104) کی تخریج میں حسن کہا ہے۔

عَنْ قَيْسٍ، قَالَ: قَامَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّكُمْ تَقْرَءُونَ هَذِهِ الْآيَةَ {يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا عَلَيْكُمْ أَنْفُسَكُمْ لَا يَضُرُّكُمْ مَنْ ضَلَّ إِذَا اهْتَدَيْتُمْ} [المائدة: 105]، وَإِنَّا سَمِعْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: «إِنَّ النَّاسَ إِذَا رَأَوُا الْمُنْكَرَ فَلَمْ يُغَيِّرُوهُ أَوْشَكَ أَنْ يَعُمَّهُمُ اللَّهُ بِعِقَابِهِ" ترجمہ

اور سیدنا قیس بن ابی حازم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء بیان کی پھر فرمایا: اے لوگو!

بے شک تم قرآن میں یہ آیت پڑھتے ہو کہ "اے ایمان والو! تم پر اپنی جانوں کا ہے جب تم ہدایت بچاؤ لازم ہے تمھیں وہ شخص نقصان نہیں پہنچائے گا جو گمراہ پا چکے۔" اور ہم نے اللہ کے رسول ﷺ سے سنا ہے، آپ ﷺ فرمار ہے تھے کہ بے شک جب لوگ برائی کو دیکھ کر اُسے نہ روکیں تو قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ تمام لوگوں کو عذاب سے دوچار کردے۔" اس حدیث کو امام احمد رحمہ اللہ نے اپنی مسند (ج 5/1) میں، امام ابو داؤدؒ نے اپنی سنن (باب ہے نیکی اور برائی سے متعلق، حدیث نمبر 4338) میں، امام ترمذیؒ نے (باب ہے عذاب الہی کا اترنا جب برائی کو نہ روکیں، حدیث نمبر 2168) اور امام ابن ماجہؒ نے (باب ہے نیکی کا حکم دینا اور برائی سے روکنا، حدیث نمبر 4005) اور یہ حدیث صحیح ہے، اور یہ حدیث اور بہت ساری سندوں سے مروی ہے۔ بہت ساری قرآنی آیات واحادیث نیکی کا حکم دینے اور برائی سے منع کرنے کے متعلق منقول ہیں۔

علماء کرام، مساجد کے ائمہ پر واجب ہے کہ امر بالمعروف و نھی عن المنکر کے فریضہ کو ادا کرنے کے لیے اپنی تمام تر کوشش صرف کریں تاکہ رضائے الہی کے مستحق بنیں اور عذاب الہی سے بچ سکیں۔

اب انتہائی افسوس کے ساتھ یہاں پر اسلامی مجالس میں پائی جانے والیں دو واضح غلطیوں کی نشاندہی کی جاتی ہے۔

نمبر 1 :- لباس میں کفار، یہود و نصاریٰ کی مشابہت اختیار کرنا اور انکے لباس میں سے پینٹ بھی ہے جبکہ وہ چست ہو، اور داڑھی مونڈھنا، ننگے سر رہنا اور ہیٹ (کیپ) استعمال کرنا بہت زیادہ ہیں۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ "**مَنْ تَشَبَّهَ بِقَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ**" ترجمہ "جو شخص کسی قوم کی مشابہت اختیار کرے وہ انہیں میں سے شمار ہوگا۔" اس حدیث کو امام احمدؒ نے اپنی مسند میں کئی جگہ نقل کیا ہے، اور امام ابن ابی شیبہؒ نے اپنی المنصف میں، اور امام بیہقی نے بھی روایت کیا ہے۔

نمبر 2 :- نماز میں کپڑوں کا لٹکانا اس میں پینٹ بھی داخل ہے۔ اور اس برائی سے متعلق اللہ کے رسول ﷺ کی طرف سے سخت وعید وارد ہوئی ہے۔

اب میں آپ کے سامنے رسول ﷺ کی احادیث نقل کرتا ہوں جو کئی صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سے مروی ہیں

**حدیث نمبر 1** :- امام احمدؒ فرماتے ہیں کہ **حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبَانُ، وَعَبْدُ الصَّمَدِ قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ، عَنْ يَحْيَى، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "بَيْنَمَا رَجُلٌ يُصَلِّي وَهُوَ مُسْبِلٌ إِزَارَهُ إِذْ قَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اذْهَبْ فَتَوَضَّأْ"، قَالَ: فَذَهَبَ فَتَوَضَّأَ، ثُمَّ جَاءَ، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اذْهَبْ فَتَوَضَّأْ"، قَالَ:**

فَذَهَبَ فَتَوَضَّأَ، ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ؟ مَا لَكَ أَمَرْتَهُ يَتَوَضَّأُ؟ ثُمَّ سَكَتَّ قَالَ: "إِنَّهُ كَانَ يُصَلِّي وَهُوَ مُسْبِلٌ إِزَارَهُ وَإِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ لَا يَقْبَلُ صَلَاةَ عَبْدٍ مُسْبِلٍ إِزَارَهُ" ترجمہ "ایک دفعہ ایک آدمی نماز پڑھ رہا تھا اور اپنا تہ بند ٹخنوں سے نیچے لٹکائے ہوئے تھا رسول اللہ ﷺ نے (دیکھا تو) اسے فرمایا جاؤ اور وضو کرکے آؤ چنانچہ وہ گیا اور وضو کرکے آیا آپ نے اسے دوبارہ فرمایا جاؤ اور وضو کرکے آؤ چنانچہ وہ گیا اور وضو کرکے آیا تو ایک آدمی نے کہا اے اللہ کے رسول ﷺ کس وجہ سے آپ نے اسے وضو کرنے کا حکم دیا پھر آپ اس سے خاموش ہو رہے ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا یہ شخص اپنا تہ بند لٹکا کر نماز پڑھ رہا تھا اور اللہ تعالیٰ ایسے بندے کی نماز قبول نہیں کرتا جو اپنا تہ بند لٹکا کر نماز پڑھ رہا ہو۔" اس حدیث کو امام احمدؒ نے اپنی مسند (حدیث نمبر 16628) میں اور امام ابوداؤد نے اپنی سنن (حدیث نمبر 638) میں اور امام نسائی نے الکبریٰ میں مختصراً (حدیث نمبر 9623) نقل کیا ہے۔

اور یہ حدیث اپنی سند کے ساتھ صحیح ہے اور امام نوویؒ نے بھی ریاض الصالحین حدیث نمبر 801 میں صحیح کہا ہے اور یہ بات ذکر کی ہے کہ اسکے راوی مسلم کے راوی ہیں۔

بعض لوگوں کو گمان ہو گیا ہے جن میں امام البانی رحمۃ اللہ علیہ بھی ہیں کہ یہ روایت ضعیف ہے کیونکہ اس سند میں ابو جعفر نامی راوی وہ ہے جس کا لقب

الانصاری، المؤذن ہے اس راوی (انصاری، مؤذن) کو حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے تقریب میں مقبول کہا ہے لیکن معاملہ اس طرح نہیں ہے کیونکہ اس کے اساتذہ میں عطاء بن یسار رحمہ اللہ نہیں ہے۔

درست بات یہ ہے کہ اس سند میں ابو جعفر نامی راوی کا نام ابو جعفر محمد بن علی بن حسین قریشی ہاشمی ہے جو عطاء بن یسار سے بیان کرتا ہے۔ دیکھیئے تہذیب الکمال (ج26 ص137-136اور ج20 ص126) اور تذھیب التھذیب (ج6 ص367)، اور یحییٰ بن ابی کثیر ابو جعفر سے روایت کرتا ہے۔ دیکھیئے تہذیب الکمال (ج26 ص139)۔ رہا ابو جعفر الانصاری المؤذن تو امام مزی نے اس کا ترجمہ تہذیب الکمال (ج24 ص134-131) میں ان الفاظ کے ساتھ نقل کیا ہے۔ نام محمد بن ابراھیم بن مسلم بن مہران بن المثنیٰ القرشی ابو جعفر، اور امام مزی نے ابو جعفر سے متعلق کہا کہ وہ عریان مسجد کا مؤذن تھا اور ان کے شیوخ میں عطاء بن یسار کا ذکر نہیں کیا ہے اور نہ ہی ان کے تلامذہ میں یحییٰ بن ابی کثیر کا ذکر کیا ہے۔

اسی طرح حافظ ابن حجرؒ نے بھی تہذیب التھذیب (ج9 ص17-16) میں اس کا ترجمہ نقل کیا ہے مگر اسکے شیوخ میں عطاء بن یسار کا ذکر نہیں کیا ہے اور نہ ہی ان کے تلامذہ میں یحییٰ بن ابی کثیر کا ذکر کیا ہے۔

اور اسی طرح حافظ الذہبی نے بھی تذھیب التھذیب (ج 8 ص 13) میں اس کا ترجمہ نقل کیا ہے مگر اسکے شیوخ میں عطاء بن یسار کا ذکر نہیں کیا ہے اور نہ ہی ان کے تلامذہ میں یحییٰ بن ابی کثیر کا ذکر کیا ہے۔

ابو جعفر کے متعلق زیادہ پڑھنے والوں نے کہا ہے کہ اس حدیث کا راوی ثقہ ہے جو عطاء بن یسارؒ سے روایت کرتا ہے،

اور وہ ہے ابو جعفر محمد بن علی بن حسین جن کا لقب امام باقر ہے۔ وہ عالم اور امام بھی ہے اور نبوی گھرانے کی ایک نشانی ہے۔

لہٰذا مسلمانوں کو چاہیے کہ شلوار کو نیچے لٹکانے سے بہت زیادہ پرہیز کریں، کیوں کہ اللہ کے ہاں ازار

(شلوار، پینٹ، تہبند) کو ٹخنوں سے نیچے رکھنے والے شخص کی نماز ہی قبول نہیں ہوتی، اور یہ بڑا ہی خطرناک معاملہ ہے، اور جو شخص اپنی شلوار کو ٹخنوں سے نیچے لٹکاتا ہے تو اسے چاہیے کہ اپنے اس عمل پر سخت شرمندہ ہو کر اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں سچی توبہ کرے، تاکہ اللہ تعالیٰ اس کے گناہ کو بخش دے۔

**حدیث نمبر 2:-** **عَنْ أَبِي ذَرٍّ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " ثَلَاثَةٌ لَا يُكَلِّمُهُمُ اللهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَلَا يَنْظُرُ إِلَيْهِمْ وَلَا يُزَكِّيهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ» قَالَ: فَقَرَأَهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَ مِرَارًا، قَالَ أَبُو ذَرٍّ: خَابُوا وَخَسِرُوا، مَنْ هُمْ يَا رَسُولَ اللهِ؟ قَالَ:**

"**الْمُسْبِلُ، وَالْمَنَّانُ، وَالْمُنَفِّقُ سِلْعَتَهُ بِالْحَلِفِ الْكَاذِبِ**" سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا "تین قسم کے لوگ ایسے ہیں جن سے اللہ تعالیٰ قیامت والے دن نہ بات کرے گا، اور نہ رحمت کی نظر سے دیکھے گا، اور نہ ہی انہیں گناہوں سے پاک کرے گا، اور ان کے لئے دردناک عذاب ہے۔" اللہ کے رسول ﷺ نے یہ بات تین بار ارشاد فرمائی۔ سیدنا ابو ذر رضی اللہ عنہ نے کہا وہ تباہ و برباد ہو گئے، اے اللہ کے رسول ﷺ! وہ کون لوگ ہیں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا "(1) شلوار لٹکانے والا، (2) احسان جتلانے والا (3) جھوٹی قسم کھا کر سامان فروخت کرنے والا۔" اس حدیث کو امام مسلمؒ نے اپنی صحیح (حدیث نمبر 106) میں، اور امام احمدؒ نے اپنی مسند (ج 148/5) میں نقل کیا ہے۔

**حدیث نمبر 3: حَدَّثَنَا أَبُو النَّضْرِ، وَحُسَيْنٌ، قَالَا: حَدَّثَنَا شَيْبَانُ، عَنْ أَشْعَثَ، حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِنَّ اللهَ لَا يَنْظُرُ إِلَى مُسْبِلٍ"** ترجمہ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "بے شک اللہ تعالیٰ (شلوار، پینٹ، تہ بند ٹخنوں سے) نیچے لٹکانے والے شخص کی طرف نظرِ رحمت سے نہیں دیکھے گا۔" اس حدیث کو امام احمدؒ نے اپنی مسند

(ج 322/1) میں نقل کیا ہے۔اور یہ سند صحیح ہے۔اس حدیث کو ابن ابی شیبہؒ اور نسائی نے الکبریٰ میں شیبان کے واسطے سے اسی طرح بیان کیا ہے۔

**حدیث نمبر 4**:- امام احمد نے اپنی مسند (ج 318/2) میں **حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ بْنُ هَمَّامٍ ، حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ هَمَّامٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِنَّ اللَّهَ لَا يَنْظُرُ إِلَى الْمُسْبِلِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ"** ترجمہ : ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ "بے شک اللہ تعالیٰ قیامت والے دن (شلوار، پینٹ، تہ بند ٹخنوں سے) نیچے لٹکانے والے شخص کی طرف نظرِ رحمت سے نہیں دیکھے گا۔" اس حدیث کی سند صحیح ہے شیخین کی شرط پر ہے۔

اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث کو امام نسائی نے الکبریٰ میں صحیح سند کے ساتھ بیان کیا ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ " مَا أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ مِنَ الْإِزَارِ فِي النَّارِ" ترجمہ: "جو بھی کپڑا ازار میں سے ٹخنوں سے نیچے ہو گا وہ جہنم کی آگ میں جلے گا۔"

**حدیث نمبر 5**:- **حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ، حَدَّثَنَا شَرِيكٌ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ حُصَيْنٍ، عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَخَذَ بِحُجْزَةِ سُفْيَانَ بْنِ أَبِي سَهْلٍ وَهُوَ يَقُولُ: "يَا**

سُفْيَانُ بْنَ أَبِي سَهْلٍ، لَا تُسْبِلْ إِزَارَكَ، فَإِنَّ اللهَ لَا يُحِبُّ الْمُسْبِلِينَ"

ترجمہ: سیدنا مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ کو دیکھا تو آپ ﷺ نے سفیان بن ابی سہل رضی اللہ عنہ کو ازار باندھنے کی جگہ (نیفہ) سے پکڑ کر ارشاد فرمایا کہ "اے سفیان بن ابی سہل رضی اللہ عنہ! اپنے تہبند کو مت لٹکا بے شک اللہ تعالیٰ تہبند ٹخنوں سے نیچے رکھنے والوں سے محبت نہیں کرتا ہے۔" (مسند احمد ج 246/4) مسند احمد کی اس سند میں شریک راوی کے بارے میں کلام ہے، لیکن یہاں پر شریک، عبد الملک بن عمیر کوفی سے روایت کرتے ہیں اور جب شریک کوفیوں سے روایت کریں تو یہ روایت زیادہ صحیح ہوتی ہے بنسبت امام سفیان ثوریؒ سے روایت کرنے میں۔ پس یہ حدیث صحیح ہے اور اس حدیث کے بہت سارے شواہد ہیں، اور تمام شواہد سخت وعید اور شلوار کو ٹخنوں سے نیچے لٹکانے والے کی حرمت پر دلالت کرتے ہیں۔

**حدیث نمبر 6:-** حَدَّثَنَا رَوْحٌ، حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ إِسْحَاقَ، حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَيْسَرَةَ، أَنَّهُ سَمِعَ عَمْرَو بْنَ الشَّرِيدِ، يُحَدِّثُ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَبِعَ رَجُلًا مِنْ ثَقِيفٍ، حَتَّى هَرْوَلَ فِي أَثَرِهِ، حَتَّى أَخَذَ ثَوْبَهُ، فَقَالَ: "ارْفَعْ إِزَارَكَ". قَالَ: فَكَشَفَ الرَّجُلُ عَنْ رُكْبَتَيْهِ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ، إِنِّي أَحْنَفُ، وَتَصْطَكُّ رُكْبَتَايَ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "كُلُّ خَلْقِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ حَسَنٌ" قَالَ: وَلَمْ يُرَ ذَلِكَ الرَّجُلُ إِلَّا وَإِزَارُهُ إِلَى أَنْصَافِ سَاقَيْهِ حَتَّى مَاتَ"ترجمہ : سیدنا شرید بن سوید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ بے شک نبی ﷺ ثقیف (قبیلہ) کے ایک شخص کے پیچھے چلے یہاں تک کہ دوڑ کر اس کے کپڑے کو پکڑ کر کہا کہ "اپنے تہبند کو اوپر کرو،" تو اس شخص نے اپنے گھٹنوں سے اپنے کپڑے کو ہٹا کر کہا کہ اے اللہ کے رسول ﷺ میرے پاؤں ٹیڑھے ہیں اور چلتے وقت میرے دونوں گھٹنے ایک دوسرے سے ٹکراتے ہیں، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "اللہ عزوجل کی تمام مخلوق خوبصورت ہے۔" راوی نے کہا کہ پھر اس شخص نے اپنے تہبند کو نصف پنڈلیوں تک ہی رکھا یہاں تک کہ فوت ہو گیا۔(مسند احمد ج390/4)

**حدیث نمبر7:-** اس حدیث کو امام ابو داؤدؒ نے اپنی سنن ج4 ص344 حدیث نمبر4084 میں باب ہے شلوار کے لٹکانے کے متعلق میں نقل کیا ہے۔فرماتے ہیں کہ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ أَبِي غِفَارٍ، حَدَّثَنَا أَبُو تَمِيمَةَ الْهُجَيْمِيُّ وَأَبُو تَمِيمَةَ اسْمُهُ طَرِيفُ بْنُ مُجَالِدٍ عَنْ أَبِي جُرَيٍّ جَابِرِ بْنِ سُلَيْمٍ، قَالَ: رَأَيْتُ رَجُلًا يَصْدُرُ النَّاسُ عَنْ رَأْيِهِ، لَا يَقُولُ شَيْئًا إِلَّا صَدَرُوا عَنْهُ، قُلْتُ: مَنْ هَذَا؟ قَالُوا: هَذَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قُلْتُ: عَلَيْكَ السَّلَامُ يَا رَسُولَ اللَّهِ، مَرَّتَيْنِ، قَالَ: "لَا تَقُلْ:

عَلَيْكَ السَّلَامُ، فَإِنَّ عَلَيْكَ السَّلَامُ تَحِيَّةُ الْمَيِّتِ، قُلْ: السَّلَامُ عَلَيْكَ
" قَالَ: قُلْتُ: أَنْتَ رَسُولُ اللَّهِ؟ قَالَ: «أَنَا رَسُولُ اللَّهِ الَّذِي إِذَا أَصَابَكَ
ضُرٌّ فَدَعَوْتَهُ كَشَفَهُ عَنْكَ، وَإِنْ أَصَابَكَ عَامُ سَنَةٍ فَدَعَوْتَهُ، أَنْبَتَهَا
لَكَ، وَإِذَا كُنْتَ بِأَرْضٍ قَفْرَاءَ أَوْ فَلَاةٍ فَضَلَّتْ رَاحِلَتُكَ فَدَعَوْتَهُ، رَدَّهَا
عَلَيْكَ»، قَالَ: قُلْتُ: اعْهَدْ إِلَيَّ، قَالَ: «لَا تَسُبَّنَّ أَحَدًا» قَالَ: فَمَا
سَبَبْتُ بَعْدَهُ حُرًّا، وَلَا عَبْدًا، وَلَا بَعِيرًا، وَلَا شَاةً، قَالَ: «وَلَا تَحْقِرَنَّ
شَيْئًا مِنَ الْمَعْرُوفِ، وَأَنْ تُكَلِّمَ أَخَاكَ وَأَنْتَ مُنْبَسِطٌ إِلَيْهِ وَجْهُكَ
إِنَّ ذَلِكَ مِنَ الْمَعْرُوفِ، وَارْفَعْ إِزَارَكَ إِلَى نِصْفِ السَّاقِ، فَإِنْ أَبَيْتَ
فَإِلَى الْكَعْبَيْنِ، وَإِيَّاكَ وَإِسْبَالَ الْإِزَارِ، فَإِنَّهَا مِنَ الْمَخِيلَةِ، وَإِنَّ اللَّهَ لَا
يُحِبُّ الْمَخِيلَةَ، وَإِنِ امْرُؤٌ شَتَمَكَ وَعَيَّرَكَ بِمَا يَعْلَمُ فِيكَ، فَلَا تُعَيِّرْهُ
بِمَا تَعْلَمُ فِيهِ، فَإِنَّمَا وَبَالُ ذَلِكَ عَلَيْهِ" ترجمہ: ابوجری جابر بن سلیم رضی اللہ
عنہ کہتے ہیں کہ میں نے ایک آدمی کو دیکھا کہ لوگ اس کی بات خوب سنتے اور
مانتے ہیں، جب بھی وہ کوئی بات کرتا ہے لوگ اسی کو تسلیم کرتے ہیں، میں
نے پوچھا کہ یہ کون ہیں؟ تو لوگوں نے بتایا کہ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں، تو میں
نے دو مرتبہ کہا (علیک السلام یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) آپ پر سلام ہو اے اللہ کے
رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ " علیک السلام نہ کہو کیوں کہ یہ

مُردوں کا سلام ہے۔ اس کے بجائے (السلام علیک) کہو یعنی تم پر سلام ہو۔ میں نے کہا کیا آپ اللہ کے رسول ﷺ ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا میں اللہ کا بھیجا ہوا ہوں، جب تمہیں کوئی ضرر (تکلیف) لاحق ہو تو اسے (اللہ کو) پکارو وہ تم سے اس ضرر (تکلیف) کو دور کردے گا۔ اگر تمہیں خشک سالی کا سامنا ہو تم اُسے پکارو تو وہ تمہارے لئے کھیتیاں اُگادے گا اور جب تم کسی صحرا یا ویران اور بنجر زمین میں ہو اور تمہاری سواری گم ہو جائے اور تم اسے پکارو تو وہ اسے تمہیں لوٹادے گا۔ میں نے عرض کیا کہ مجھے کوئی وصیت فرمائیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ " کسی کو گالی نہ دینا۔ " کہتے ہیں کہ اس کے بعد میں نے کسی کو گالی نہیں دی، کسی آزاد کو نہ غلام کو، اونٹ کو نہ بکری کو اور آپ ﷺ نے فرمایا کہ " کسی نیکی کو حقیر مت جاننا، اور اگر تم اپنے بھائی سے خندہ پیشانی سے بات کروگے تو یہ بھی بھلائی کے کام میں داخل ہے، اور اپنا تہبند آدھی پنڈلی تک اُونچا رکھو اور اگر نہ کرسکو تو تو ٹخنوں تک کرسکتے ہو (ٹخنوں سے نیچے) تہ بند لٹکانے سے بچنا بے شک یہ تکبر ہے اور اللہ تکبر کو پسند نہیں کرتا اور اگر کوئی شخص تمہیں برا بھلا کہے اور تمہیں تمہاری کسی بات پر جو وہ جانتا ہو عار دلائے تو تم اس کے عیب پر جو اس میں ہو اسے عار مت دلانا بے شک اس کا وبال اسی پر ہوگا ،۔ " اس حدیث کو امام احمدؒ نے اپنی مسند میں کئی جگہ پر نقل کیا ہے۔ مثلاً حدیث نمبر 20632 سے 20636 تک۔ اور امام البانی رحمہ اللہ نے اپنی کتاب سلسلۃ الصحیحۃ حدیث نمبر 1352 میں ایک ٹکڑا ذکر کیا ہے وہ یہ ہے

وإياك وتسبيل الإزار، فإنه من الخيلاء والخيلاء لا يحبها الله عز وجل،
خاص تم تہبند لٹکانے سے بچو کیوں کہ یہ تکبر میں سے ہے، اور تکبر کو اللہ تعالیٰ پسند نہیں کرتا۔"

حدیث نمبر 8:- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ، وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ، وَزَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ: يُخْبِرُونَهُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «لاَ يَنْظُرُ اللَّهُ إِلَى مَنْ جَرَّ ثَوْبَهُ خُيَلاَءَ (بخاری 5783)

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ "اللہ تعالیٰ اس شخص کی طرف (نظرِ رحمت سے) نہیں دیکھے گا، جو اپنے کپڑے کو تکبر کرتے ہوئے گھسیٹ کر چلتا ہے۔" اور دوسری سند سے روایت اس طرح بھی آئی ہے کہ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ، حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ، حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «مَنْ جَرَّ ثَوْبَهُ خُيَلاَءَ لَمْ يَنْظُرِ اللَّهُ إِلَيْهِ يَوْمَ القِيَامَةِ» قَالَ أَبُو بَكْرٍ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّ أَحَدَ شِقَّيْ إِزَارِي يَسْتَرْخِي، إِلَّا أَنْ أَتَعَاهَدَ ذَلِكَ مِنْهُ؟ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لَسْتَ مِمَّنْ يَصْنَعُهُ خُيَلاَءَ (بخاری 5784)

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ "جو شخص تکبر کرتے ہوئے اپنا کپڑا
گھسیٹ کر چلتا ہے، تو اللہ تعالیٰ قیامت والے دن اسکی طرف نہیں دیکھے گا۔"
سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اے اللہ کے رسول ﷺ!
میرے تہبند کا ایک کنارہ ڈھیلا ہو کر لٹک جاتا ہے، مگر یہ کہ خاص طور پر میں اُس کا خیال کرتا ہوں، تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ "تم اُن لوگوں میں سے نہیں ہو جو ایسا تکبر سے کرتے ہیں۔"
اس حدیث کو امام بخاریؒ نے اپنی صحیح کتاب اللباس حدیث نمبر 5783-5784 میں درج کیا ہے۔ اور امام ابن حجرؒ نے فتح الباری (ج 10 ص 264) میں اس حدیث کی شرح تفصیلاً ذکر کی ہے۔اور فرمایا اسبال ازار کی ممانعت اس طرح بھی ثابت ہوتی ہے کہ یہ تکبر کی ہی علامت ہے۔
ابن العربی نے کہا کہ کسی شخص کے لیے یہ جائز نہیں ہے کہ اس کا کپڑا اس کے ٹخنے سے (نیچے جائے) تجاوز کرے اور وہ یہ کہتا رہے کہ میرا عمل تکبر کی وجہ سے نہیں ہے کیونکہ ممانعت مقید الفاظ میں ہے اور میرے اس عمل میں وہ علت (تکبر) موجود نہیں ہے لہذا یہ حکم مجھے شامل نہیں ہے، یہ دعویٰ کرنا باطل ہے کیونکہ کپڑا لٹکانا ہی تکبر پر دلالت کرتا ہے۔
خلاصہ کلام یہ ہے کہ کپڑا لٹکانا، کپڑے گھسیٹنے کو مستلزم ہے اور کپڑا گھسیٹنا، تکبر کو مستلزم ہے اگرچہ پہننے والے کا مقصود تکبر نہ ہی ہو۔ اس بات کی تائید وہ

حدیث ہے جسے احمد بن منیعؒ نے دوسری سند سے سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مرفوع روایت کیا ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا وإياك وجر الإزار فان جر الإزار من المخيلة "تم خاص شلوار کو گھسٹنے سے بچو، یقیناً شلوار کا گھسیٹنا تکبر میں سے ہے۔" اور امام طبرانیؒ نے بھی عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ: بَيْنَمَا نَحْنُ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، إِذْ لَحِقَنَا عَمْرُو بْنُ زُرَارَةَ الْأَنْصَارِيُّ فِي حُلَّةٍ إِزَارٍ وَرِدَاءٍ، قَدْ أَسْبَلَ، فَجَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْخُذُ بِنَاحِيَةِ ثَوْبِهِ، وَيَتَوَاضَعُ لِلَّهِ وَيَقُولُ: «اللهُمَّ عَبْدُكَ، وَابْنُ عَبْدِكَ، وَابْنُ أَمَتِكَ» حَتَّى سَمِعَهَا عَمْرُو بْنُ زُرَارَةَ، فَالْتَفَتَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ، إِنِّي أَحْمَسُ السَّاقَيْنِ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «يَا عَمْرَو بْنَ زُرَارَةَ، إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ أَحْسَنَ كُلَّ خَلْقِهِ يَا عَمْرَو بْنَ زُرَارَةَ إِنَّ اللهَ لَا يُحِبُّ الْمُسْبِلِينَ" (المعجم الکبیر للطبرانی حدیث نمبر 7909) ترجمہ: سیدنا ابی امامہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے حدیث نقل کی ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ جارہے تھے اچانک ہمیں عمرو بن زرارۃ انصاری رضی اللہ عنہ ملے جو گلابی رنگ کا جبہ پہنے ہوئے تھے جس کا تہبند لٹک رہا تھا، تو رسول اللہ ﷺ نے کپڑے کا کنارہ پکڑا او عاجزی اختیار کرتے ہوئے فرمایا" تیرا بندہ ہوں، تیرے

غلام اور تیری لونڈی کا بیٹا ہوں" تو اس بات کو عمرو رضی اللہ عنہ نے سن کر کہا ،اے اللہ کے رسول ﷺ ! میری پنڈلیاں باریک (پتلی) ہیں، تو آپ ﷺ نے کہا " یقیناً اللہ تعالیٰ نے ہر چیز کو بہت ہی خوبصورت بنایا ہے۔ اے عمرو! یقیناً اللہ تعالیٰ شلوار لٹکانے والے سے محبت نہیں کرتا ہے۔" امام احمدؒ نے بھی اس حدیث کو صرف عمرو کے نام سے ہی روایت کیا ہے، لیکن ایک روایت میں عمرو بن فلاں کے نام سے نکالا ہے۔اور امام طبرانی نے عمرو بن زرارۃ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے، اس روایت کے الفاظ کچھ اس طرح ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی چار انگلیوں کے ساتھ عمرو کے گھٹنے کے نیچے رکھ کر فرمایا کہ "اے عمرو! یہ تہبند باندھنے کی جگہ ہے پھر چار انگلیاں اس کے نیچے رکھ کے فرمایا یہ ازار باندھنے کی جگہ ہے۔" اس حدیث کے تمام راوی ثقہ ہیں۔ اس حدیث سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ بے شک سیدنا عمرو رضی اللہ عنہ کا شلوار کے لٹکانے میں ارادہ تکبر کا نہیں تھا، لیکن منع اس لئے کیا کیونکہ یہ تکبر کی علامت ہے۔اس حدیث کو امام احمدؒ نے اپنی مسند (ج200/4) میں نقل کیا ہے اور یہ حدیث صحیح ہے۔

علامہ ابن عثیمینؒ سے پوچھا گیا کہ جب کوئی شخص شلوار کو تکبر کے ارادے سے لٹکاتا ہے تو اسکا انجام کیا ہو گا، اور جب تکبر کے ارادے سے نہ لٹکائے تو اس وقت اسکا انجام کیا ہو گا؟ اور جو شخص ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی حدیث سے دلیل پکڑتا ہے تو اسے کیسے جواب دیا جائے گا؟

علامہ ابن عثیمینؒ نے جواب دیا کہ جب کوئی شخص اپنی شلوار کو تکبر کے ارادے سے لٹکاتا ہے تو اسکا انجام یہ ہو گا کہ اللہ تعالیٰ قیامت والے دن اسکی طرف نظرِ رحمت سے نہیں دیکھے گا، اور نہ اس سے بات کرے گا اور نہ ہی اُسے گناہوں سے پاک کریگا اور اُس کے لئے دردناک عذاب تیار ہو گا۔ اور رہا وہ شخص جو اپنی شلوار کو تکبر کی وجہ سے نہ بھی لٹکائے، تو اسکا انجام یہ ہو گا کہ شلوار کا جو حصہ ٹخنوں سے نیچے ہو گا وہ عذاب میں ہو گا کیونکہ صحیح بخاری میں حدیث ہے کہ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ "تہبند میں جو حصہ ٹخنوں سے نیچے رہے گا وہ عذابِ نار (جہنم کی آگ) میں جلے گا۔" اس حدیث کو تکبر کے ساتھ مقید نہیں کیا جا سکتا ہے، اور نہ ہی یہ درست ہے کہ اس حدیث کو مقید کیا جائے اس سے ما قبل کی حدیث کو ملاتے ہوئے کیونکہ سیدنا ابوسعید الخذری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ "مؤمن کا تہبند آدھی پنڈلی تک ہو تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔" یا یہ کہا کہ "آدھی پنڈلی اور ٹخنوں کے درمیان جو تہبند ہو گا اس پر کوئی گناہ نہیں ہے، اور جو تہبند ٹخنوں سے نیچے ہو گا وہ آگ میں جلے گا، اور جو شخص تکبر کی وجہ سے اپنی شلوار گھسیٹے گا تو اللہ تعالیٰ قیامت والے دن اسکی طرف نظرِ رحمت سے نہیں دیکھے گا۔" اس حدیث کو امام مالک، ابو داؤد، نسائی اور ابن ماجہ رحمہم اللہ نے روایت کیا ہے، اور ابن حبان نے اپنی صحیح میں نقل کیا، اور کتاب الترغیب والترھیب باب قمیص سے محبت کرنا (ج 3 ص 88) میں

ذکر کیا ہے۔اور یقیناً یہ دو عمل کرنے والے مختلف ہیں، تو دونوں کی سزائیں بھی مختلف ہیں، اور جب حکم اور سبب مختلف ہوں تو مطلق کو مقید پر محمول کرنا ممنوع ہوتا ہے، کیونکہ اس سے تناقض لازم آتا ہے۔اب رہا وہ شخص جس نے سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی حدیث کو دلیل بنایا ہے، تو ہم اُس شخص کے متعلق یہی کہیں گے کہ یہ حدیث تیرے لئے دو اسباب کی وجہ سے حجت نہیں بن سکتی ہے۔

**سبب نمبر 1**: ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کہا تھا کہ میرے کپڑے کی ایک جانب ڈھیلی ہو جاتی ہے الا یہ کہ میں اسے اوپر اٹھالوں۔یعنی کہ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اپنے کپڑے کو ازراہ تکبر ڈھیلا نہیں چھوڑا تھا بلکہ وہ ڈھیلا پڑ جاتا تھا اور اس کے باوجود وہ اس کو اوپر اٹھا لیتے تھے لیکن جو لوگ کپڑے کو لٹکائے رکھتے ہیں اور یہ گمان کرتے ہیں کہ انکا مقصد تکبر کرنا نہیں ہے، وہ گویا قصد وارادہ سے لٹکاتے ہیں تو ہم ان سے کہیں گے کہ اگر تم بغیر قصد کے اپنے کپڑوں کو نیچے لٹکاؤ گے تو جتنا حصہ ٹخنوں سے نیچے ہوگا صرف اسے جھنم کی آگ کا عذاب دیا جائے گا اور اگر ازراہ تکبر لٹکاؤ گے تو تمہیں اس سے بھی زیادہ عذاب دیا جائے گا اور وہ عذاب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ایسے شخص سے روز قیامت کلام نہیں کریگا اور نظر رحمت سے بھی نہیں دیکھے گا اور اسکو گناہ سے پاک بھی نہیں کریگا اور اس کے لیے دردناک عذاب ہوگا ۔

**سبب نمبر2:** بے شک ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کا تزکیہ خود نبی ﷺ نے کر دیا تھا، اور گواہی بھی دی کہ آپ رضی اللہ عنہ ان لوگوں میں سے نہیں ہیں جو تکبر کی وجہ سے یہ عمل کرتے ہیں۔ پس کیا یہ پاکی بیان کرنا اور گواہی دینا، ہم میں سے کسی ایک کو شامل ہے؟ لیکن شیطان کچھ لوگوں کے لئے کتاب و سنت کی واضح نصوص کو چھوڑ کر متشابہ کی اتباع کے دروازے کھول دیتا ہے تاکہ اپنے عمل کا جواز پیش کر سکیں۔ اور اللہ تعالیٰ ہی جسے چاہتا ہے سیدھے راستے پر چلاتا ہے۔ ہم اللہ تعالیٰ سے ہدایت اور عافیت کا سوال کرتے ہیں۔

میں (مؤلف) اللہ تعالیٰ سے سوال کرتا ہوں کہ وہ ہمیں اور تمام مسلمانوں کو کتاب و سنت کے ساتھ مضبوطی کے ساتھ جوڑ دے، ہمیں عقائد، مناہج، اعمال اور تمام ضروریاتِ دین میں اصلاح کی توفیق دے، اور ہمیں توفیق دے کہ ہم ان احادیث کی سنگینی کو سمجھتے ہوئے (کپڑا لٹکانے سے بچ جائیں) جو ان احادیث کی مخالفت کرتا ہے وہ اللہ اُس سے راضی نہیں ہو گا۔ ہم اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں کہ وہ ہمیں دو سنگین غلطیوں سے سچی توبہ کرنے کی توفیق دے اور ان سے بھی توبہ قبول کرے۔ بے شک ہمارا رب بہت زیادہ دعاؤں کو سننے والا ہے۔

اس مضمون کو ربیع بن ہادی بن عمیر نے 1437/1/4ھ کو لکھا ہے۔

ہماری دیگر مطبوعات
مطبوع
زیر طبع
۱۔ جامع الاحادیث الذي ذکر فیہ لفظ الثلاث
مؤلف محمد سلیمان بن صلاح الدین محمدی (غیرمطبوع)
۲۔ جامع الاحادیث الذي ذکر فیہ لفظ الثلاثة
مؤلف محمد سلیمان بن صلاح الدین محمدی (غیرمطبوع)
۳۔ جامع الترمذی کے رواۃ سے متعلق ابن حجرکا حکم
مؤلف محمد سلیمان بن صلاح الدین محمدی (غیرمطبوع)
ناشر
دارابن الصلاح للنشروالتوزیع شہدادپورسندھ
ای میل: sufyansuleman452@gmail.com
ali442754@gmail.com
Cell No:03003353452